بعون صانع زمین و زمان و فضل خلاق مکین و مکان

حسب الارشاد فیض بنیاد عالیجناب اجہین میر نور الحسن صاحب

چراغ حق

سنہ ۱۳۱۳ھ

حکیم جعفری کا وکیل و معتمد دربار دھولپور ہے

در مطبع ابوالعلائی آگرہ طبع شد

قطعہ تاریخ چودھری الطاف حسین متخلص دراب متوطن سندیلہ - بہار گلشن دین رسول ہے یہ کتاب [illegible]

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان نسخہ

۷۸۶ ایاک نعبد و ایاک نستعین ۷۸۶

[illegible]

تقریظ عالیجناب حکیم عباس حسین خانصاحب رضوی

سردار [illegible] ریاست رامپور

سید نامور علی رضا
مظہر لطف ہمدم مشفق

کرد تالیف نسخۂ [illegible]
چون بتائید [illegible] مطلق

ہر حدیثی کہ در رقم آمد
[illegible]

[illegible] ایمان
[illegible] شد

فکر تاریخ بود چون تسنیم
داد ہاتف ندا چراغ حق

چراغ حق

[illegible]

حسب الارشاد فیض بنیاد عالیجناب [illegible] کتاب [illegible]

مطبع ابوالعلائی آگرہ باہتمام [illegible] طبع شد

وبہ نستعین

شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

ایاک نعبد و ایاک نستعین

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین وآلہ المکرمین
واصحاب المتقین الی یوم الدین حمد بیحد اوس خدا واحد ولا شریک کو سزاوار ہے
جسکے لفظ کن سے ہیژدہ ہزار عالم وجود مین آیا مخلوق کی طاقت نہین کہ شمہ اوسکی
صفت لائقہ کا بیان کر سکے کیونکہ انبیائے کرام اس مقام پر معذور ہین اور کس کس
نعمائے عظمے و مواہب بے پایان کا شکریہ ادا ہو سکے یہہ کسقدر رحمت ہم گنہگارون پر مبذول
فرمائی کہ ہماری رہنمائی کیواسطے جناب احمد مجتبے و محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سا پیشوا
مبعوث برسالت فرماکے چراغ ہدایت حوالہ کیا اور وہ کیسا پیغمبر اولے العزم حبیب الرحمان
شفیع مذنبان مقتدائے دوجہان رحیم باذل عادل کریم شفیق خلیق حلیم شجاع کہ جسکا
آج تک نظیر عالم امکان مین نہوا نہوگا کہ جنکی شان مین خلاق دوجہان نے لولاک لما
خلقت الافلاک فرمایا اور خلعت ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اوسی جو
کے قامت موزون پر درست کیا اور پہر اوسی ہادی دین کو علم ما کان ما یکون سے
ممتاز کیا اور باعث افتخار انبیائے ما سلف کا گردانا اور جو ظہور حضور پرنور کا بعد سلطنت

ابق کے عادل حقیقی بجلوہ ظہور لایا اوس مین ایک نکتہ ہے جو صاحب معرفت مین
پہچان گئے ہونگے جسکو مرزا صاحب متخلص وہبے نے نظم فرمایا ہے۔

پہلے جو انبیائے ذوالاقتدار تھے ۔ محبوب کردگار کے سب پیشکار تھے

بعد شکر اس نعمت کے اوس نائب رسول کی تہنیت لازم ہے جسکی شان مین ارشاد نبی کریم ہے
علی منی و انا منه اور بموجب حدیث شریف نام پاک امام برحق پر درود واجب ہے
بقول مولوی حیدر علی صاحب عالم سنت۔ گر لحمک لحمی یہہ حدیث نبوی ہے
بے صلی علی نام علی بے ادبی ہے۔ دوسرا ارشاد حضور کرامت ظہور کا اسی خاصہ
رب کے حق مین یہہ ہے انا مدینة العلم و علی بابها یعنے مین شہر علم ہون اور علی دروازہ
ہوسکا جو شخص داخل ہونا چاہے یعنی مجھہ تک رسائی حاصل کرنا چاہے وہ بمعرفت علی ابن
ابیطالب داخل ہوسکتا ہے۔ کسی صاحب کی رباعی اس مقام پر چسپان ہے۔

بے حب علی بمدعائے نرسی ۔ وز دوستی غیر بجائے نرسی ۔ زنہو دپیمبر کہ علی باب منست
تا در نکشائی بسرائے نرسی ۔ اور وہ کیا پیارا نائب رسول برحق کہا ہے کہ جس کی
اولاد طاہرہ ابتک دست بدست شمع ہدایت دکھلا رہی ہے مگر یہہ روشنی صاحب
بصیرت کو ہی نظر آتی ہے اندھے کب دیکھہ سکتے ہین بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

اب یہہ ہیچمدان سراپا عصیان سید علی رضا خلف میر باقر علی صاحب رضوی متوطن
بارہا متوسل ریاست دہول پور۔ ارباب منصف مزاج و اصحاب بصیرت کیخدمت میں
بے تکلف ملاحظہ اس کتاب کا ہوتا ہے کہ بعد معافی خطا و نسیان کہ ترکیب انسانی ہے عیب
پوشی کو کام فرماوین اور داد انصاف دیوین نام اس کتاب کا تیغ حیدری قاطع نواصف
جہان گیری رکہا گیا۔

سبب تالیف

فی زمانہ مجھکو اتفاق دیکھنے کتب مولفہ شیخ احمد صاحب دیوبندی شیعی و جہانگیر خان صاحب
شکوہ آبادی کا ہوا جس میں مباحثہ مذہبی ہر دو صاحبان سے تحریر کیا گیا ہے چنانچہ
علاوہ دیگر تالیفات کتاب جہانگیر خانصاحب کے نسخہ بدر الدجے معروف بہ تکملہ اظہار
الہدے ہر لفظ و کلمات کو بچشم بصیرت دیکھا اور متفق حدیث علیہ پر بھی نظر پہونچی
یعنی ارشاد نبی کریم سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثَۃٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ
اِلَّا وَاحِدَۃً یعنے میری امت سے تہتر فرقہ ہو جائینگے اون مین سے ایک ناجی
ہے باقی ناری اب اسکی تخصیص مین جو غور کیا تو واضح ہوا کہ فرمایا نبی برحق نے ای
معاشر المومنین مین درمیان تمہارے دو چیز گران چھوڑتا ہون اگر تم ان سے متمسک
رہوگے تو ہرگز گمراہی مین نہ پڑوگے اور وہ دونو پایہ بے بہا کون ہین ایک قران عظیم
دوسرے آل کریم چنانچہ تمسک ان ہر دو نعمتہاے عظمے کا فریقین سے پایا جاتا ہے
اور اس باب مین باہم کوئی نزاع نہین ہے اور باوجود اس ارشاد فیض بنیاد کے مقر
ہین تاویلات لا حاصل اگر باہم بحث ہے تو باب خلافت مین ہے کہ وہ بمذہب اہل تسنن
اصول مین داخل نہین خلافت فروع دین سے ہے اور نہ اہل تسنن کو شان و عظمت
جناب آیمہ معصومین علیہم السلام انکار ہے بخلاف مذاہب ناصبیہ و خارجیہ و وہابیہ وغیرہ
کے مگر ان مذہب کے فرقونکا ایسا خلط ملط مذہب اہل سنت مین ہو گیا ہے کہ جیسے تمیز
ہر فرقہ کے آدمی کا علیحدہ علیحدہ مشکل ہو گیا کیونکہ یہہ لوگ بھی بلقب تسنن بالاجمال
سنی کہلاتے ہین لیکن یہہ بہت بڑے نقص کی بات ہے کہ مخالف و موالف حکم تو
پیدا کرین اور بُرے اچھون کو بدنام و رسوا کرین اور اوس مین بہت بڑا موقع
مخالف ملت کو ملسکتا ہے اور انکا یہہ طریقہ ہے کہ جناب آیمہ ہدے کی نسبت

معاذ اللہ کلمات توہین منافی شان تحریر تقریر مین لاتے ہین حتے کہ جناب سرور کائنات صلعم
کی تعظیم وتکریم بدعت سمجھتے ہین تا بدیگران چہ رسد - میرا دیوان ہے کیا سامنے اونکے
نقل جو کہ قران پہ ایزاد کیا کرتے ہین مگر مجھکو اس موقع پر سخت حیرانی ہے کہ اہل سنت و
جماعت کیون ان فرقون سے علیحدہ نہین ہوجاتے اور کس واسطہ آپکو اونمین شمار کراتے ہین
حالانکہ مین جسقدر دیکھتا ہون اونکی کتابون کو توصیف جناب ایمہ علیہم السلام سے بروایات
علماء اکابرین و معتبرین مملو پاتا ہون تو پھر کیون حریف کو ایسا موقع دیا ہے کہ جس سے
وہ اوس خمیر کو مخلوط واحد تصور کراوے اور خاموشی کو محمول برضامندی گردانے بلکہ
نظیراً اس موقع پر چند احادیث کتبہاے مستند علماے معتبرین اہل سنت سے استدلالاً
لکھتا ہون چنانچہ عبداللہ ابن مسعود سے امام حاکم نے نقل کیا ہے **حدیث** قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہ صلعم اَنْ نَظَرَ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَتٌ یعنی نظر کرنا طرف روئ علی کے
عبادت ہے اب افسوس کہ ایسے صاحب منزلت کو بکلمہ تکفیر منسوب کیا جاوے
اور صاحبان اہل سنت بجاے علیحدہ ہونیکے تقریظ بغد و مد لکھین - چون خدا خواہد
کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکان برد -
اَخْرَجَ الحَاکِمُ فِی المُسْتَدْرَکِ عَنْ اُمِّ سَلْمٰی رضی اللہ تعالیٰ عَنْہَا سَمِعْتُ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہ صلعم یَقُوْلُ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ یعنے روایت ہے حضرت
ام سلمے زوجہ رسول پاک رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جسنے برا کہا علی کو
برا کہا مجھکو **حدیث** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلعم لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَحَسَنٍ وَحُسَیْنٍ اَنَا
حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَہُمْ وَاَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَہُمْ اخرجہ الحاکم فی المُستدرک وَاَنَّ
سلمان رضی اللہ عنہ قَالَ رَجُلٌ لِسَلْمَانَ مَا اَشَدَّ حُبَّکَ لِعَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہ صلعم یَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ

عَلٰی فمن کفنتنی اخرج الحاکم فی المستدرک ۔ اور یہہ حال ازدواج جناب
علی مرتضیٰ علیہ السلام کا کتاب معارج النبوۃ وغیرہ اہل تسنن مین بشرح وبسط درج ہے
اور راوی بھی معتبر مانا گیا ہے یعنی ازدواج جناب علیؑ مرتضیٰ کا جناب فاطمہ زہرا بنت
جناب سرور کائنات سے ہوا اور آسمان پر نکاح پڑھا گیا تو جبرئیل امین ایک پارچہ
حریر جسپر وعدہ بخشش امت کا بعوض مہر جناب سیدہ لکھا ہوا تھا لائے حالانکہ
مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہوتا ہے لیکن اس ازدواج مین خداے تعالے نے وعدہ
ادائے مہر علیؑ مرتضیٰ کی طرف سے کیا ہے سبحان اللہ اب یہہ تخصیص مراتب علیؑ
ابن ابی طالب علیہ السلام بحدیث متفق علیہ قابل ملاحظہ وغور صاحبان دین ہے
امام احمد بن حنبل کہ مستند علمائے اہل سنت سے ہین فرماتے ہین کہ جس قدر فضائل
علیؑ ابن ابیطالب کے ہمتک پہونچے وہ کسی کے نہین پہونچے اور محمد یوسف
بن گنجی نے کتاب کفایت الطالب مین لکھا ہے من آیات القرآن لا تملی جلد
الا فی کتاب واحد یعنے فضائل جناب علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام بہ دے
آیات قرانی اسقدر ہین کہ کتاب جداگانہ درکار ہے اور علامہ نیشاپوری نے
تفسیر مین امام واقدی نے اسباب نزول مین اور عینی نے صحیح بخاری مین امام احمد
بن حنبل نے مسند مین ابو سعید خدری سے اور زید بن ارقم اور عطیہ ابو مریم سعید
بن وقاص سے امام مالک نے موطا مین صحیح ترمذی سنن ابو داؤد مشکواۃ وغیرہ
کتب مین فضیلت علیؑ ابن ابیطالب مفصل درج فرمائی ہے جس کا دل چاہے دیکھ
کرلے اور کتاب ازالۃ الخفا مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اُدْعُوْا اِلٰی سَیِّدِ الْعَرَبِ فَقُلْتُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم اَلَسْتَ سَیِّدَ الْعَرَبِ قَالَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ [illegible]

نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا راوی ہین کے فرمایا مجھسے جناب سرور کائنات
نے کہ علی سردار عرب ہین اور مین سردار ہون بنی آدم کا - وعن عمار یاسر
سمعت رسول اللہ صلعم یقول العلی یا علی طوبی لمن احبک وصدق
فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک اخرج الحاکم
فی المستدرک یعنی فرمایا جناب رسول مقبول صلعم نے حضرت علی مرتضی سے
کہ بہشت ہے اوس شخص کے لئے جسنے دوست رکھا تجھکو اور دوزخ ہے اوسکے
لئے جسنے دشمن رکھا اور جھوٹا جانا تجھکو - جہانگیر خان صاحب مولف اظہار الہدی نے
معاذ اللہ منہا اطلاق کذب بذات جناب مرتضوی کیا ہے جس صاحب کو شک ہو
اظہار الہدی کو دیکھین علاوہ اس تکفیر و تکذیب سے معناً علمائے محدثین واکابرین اہل
سنن کو جھوٹا گردانتا ہے کیونکہ یہہ لوگ فضایل علی علیہ السلام کو مقر ہین حضرات
منصفان کو تصحیحاً حالات مندرجہ کتب اہل سنت درباب فضائل ملاحظہ کرا چکا اب
مذہب اثنا عشریہ کے بہی حالات نسبت عقیدت اصحاب الاجناب احمد مختار صلعم ملاحظہ
کراتا ہون آیہ شریفہ قال تبارک وتعالے انما ولیکم اللہ ورسولہ و
الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون نزول اس آیہ شریفہ
مین کسی شیعہ کو انکار نہین اور اس آیہ وافی ہدایہ کسے زیادہ تر مراتب ومدارج
اصحاب المخلصین ظاہر ہوتے ہین الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا
فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئکھم الفا
ئزون الی اخرہ اہل بصیرت توجہ فرماوین کہ ہر دو مذہب اہل تسنن واثنا عشریہ
ائمہ معصومین واصحاب کرمین علیہم السلام کے معرف ہین اور اقرار فضائل کرتے ہین -
معاذ اللہ یہہ کب ممکن ہے کہ جنکی تعریف خداوند عالم فرماوے اونکا مخالف دایرہ اسلام سے

کیون نخارج تصور ہوگا بقول نامی گرامی - اصحاب رسول زاہد انند - برسنت
او فدا بجانند + آل رسول دوستی را - جزو اسلام خویش دانند - اثنا عشریہ
ناجیہ کا یہی عقیدہ ہے کہ اصحاب اخیار حضرت رسول مختار صلعم کے مراتب اعلا
ہین اور ایمہ معصومین طاہر و مقتدا ہین چنانچہ خداوند کریم نے قران مجید مین اکثر مقام
پر تعریف و ثنا فرمائی آیہ یہہ ہے - وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
اَجْرٌ مِّنْهُمْ - یعنے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل نیک کیے اجر اونکا اونکو بہوگیا
ایضًا وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا
یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ایضًا
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ - جملہ مومنین و مسلمین
کو عقیدت جہانگیر خان شکوہ آبادی مولف اظہار الہدے کا ملاحظہ کراتا ہون
جن صاحبان نے اسرار الہدے و اظہار الہدے کا معائنہ فرمایا ہوگا او نپر بخوبی
واضح ہو جائیگا کہ کتنے مقامات مین کلمہ نسبتی تکفیر علی ابن ابیطالب علیہ السلام پر
عاید کیے اور کتنے جگہہ ہادیان دین کی نسبت گمراہی کا اظہار کیا ہے مشت نمونہ از
خروار بجنسہ عبارت اظہار الہدے مصنفہ خانصاحب ملاحظہ نمونا ہے داد انصاف
و تقلید تمسک ثقلین کی دیجیے - عبارت اظہار الہدے افسوس بیچارے شیعون کی
انتظار کرتے کرتے آنکھین پتہرا گئین اور ہائے مہدی ہا مہدی کہتے کہتے آواز ین
پڑ گئین کروڑون اسی خبط مین واویلا کرتے کرتے مر گئے اور لاکھون اسی خیال
محال مین واحسرتا وا دریغا کہتے ہوئے مرتے چلے جاتے ہین مگر صاحب الامر کو ذرا
بھی اپنے منتظرون مظلومون پر کہ جور و تعدی ناصبیون سے کیسے کیسے ظلم و ستم اوٹھا رہے
ہین رحم نہین آتا اور باوجود علم کثرت معاونان شیعان ایران و لکھنو وغیرہ

بیٹھے ہی آپ سرداب سے نہ آج نکلتے ہین نہ کل کہین سرداب کے دروازہ پر پکڑی
کے توجالا تو نہین پور دیا جس مین اولجھکر مجبور ہو گئے ہونگے یا قاصد صبا نے چپکے
سے جاگے کان مین پہونک دیا ہوا ہی شیعہ کم ہین شاید یہہ خبر وحشت اثر سنکر
سرداب کے کونے مین سرداب کر بیٹھہ رہے ہون یا خواب خرگوش نے ایسے
دبان تہپکے ہین کہ باوصف داد فریاد شیعون کی غفلت سے اوٹھہ نہین سکتے نہ اب
کسیکی عرضی لیتے ہین نہ کسی کے مسئلہ کا جواب دیتے ہین اگر ہمارا کہنا مانین تو تمام
شیعہ روئے زمین کے سرہن را آمین پہونچکر چارون طرف سرنگین لگاوین اور کہین
کہ طالب تو کمرین باندہ مستعد ہوکر موجود ہوئے اب آپ بہی جہاد کی طیاری کیجیے
اور ذوالفقار اپنے دادا کی جسنے جبرئیل کے پر کاٹے ہاتہہ مین لیجیے اور ہمکو اجازت
میدان کی دیجئے دیکہئے تو ہم کیسے جوہر دیکہاتے ہین ایکدفعہ تو قسم حضرت عباس علمدار
کی ہہکے چہڑا دینگے اس ہمت بند ہانے پر اگر امام صاحب مردوے بنکر نکل کہڑے
ہون اور طریق دوسرا متصور نہین ہے - اہل ایمان ان کلمات توہین وتنزیہ کو
نسبت امام اخرزمان علیہ السلام جگر گوشہ رسول یزدان بنظر انصاف ملاحظہ
کرین کہ برین عقیدت وایمان خالفصاحب آپکو اہل سنت ومطیع رسول جانتے
ہین اور مزید بران تحریر علمائے دین کو نہین مانتے بقولیکہ - گرآن جملہ راسعد اہلاک کند
گر دفتری دیگر اثبات کند + زہے جو فروشان گندم نمائے - جہان گرد شب گرگ خریسن گرائے
بہرے سجد آورد دکان کید + کہ در خانہ کمتر توان یافت صید - نہ پرہیزگار نہ دانش ورند
ہین بلکہ دنیا بدین میخرند + اخطب خوارزم کہ فاضل متبحر مذہب تسنن کے ہین
یہہ حدیث نقل کرتے ہین سلمان سے کہ کہا سلمان رضی اللہ عنہ نے کہ داخل ہوا
مین خدمت رسول خدا صلعم مین اوسوقت کہ حسینؑ ابن علیؑ آغوش مبارک مین تہے

اور آنحضرت دونو آنکھین اور لب اونکے چومتے تھے اور فرماتے تھے اَنْتَ سَیِّدٌ
اَبُو السَّادَاتِ اَنْتَ اَنْتَ اِمَامٌ اِبْنُ اِمَامٍ اَبُو الْاَئِمَّہ اَنْتَ اَنْتَ حُجَّۃٌ
بْنُ حُجَّۃٍ اَبُو حُجَجٍ تِسْعَۃٍ مِنْ صُلْبِکَ تَاسِعُھُمْ قَائِمُھُمْ یعنے تو ہے امام
بیٹا امام کا اور تو ہے باپ نو اماموں کا اور تو ہے حجۃ ابن حجۃ اور باپ نو حجتو نکا
وہ تیرے صلب سے ہونگے نوان اونکا قایم اونکا ہے - اس حدیث صحیحہ سے
قایم العصر ہونا حضرت امام اخر الزمان کا ثابت ہے افسوس ہے کہ ایسے
پیشوائے برحق کی شان مین یہہ استہزا کیا جاوے اور ایسے ہفوات اونکے
بارہ مین زبان قلم خان صاحب سے ادا ہون نعوذ باللہ من ذالک - گر ہمین مکتب
وہمین ملا + کار طفلان تمام خواہد شد + خان بہادر آیمہ ہدے و اولاد رسول خدا
کی توہین کو تمسک ثقلین سمجھے ہوئے ہین مجھکو بقول شیخ صاحب موصوف کے مولوی
محمد لطف اللہ صاحب لبعد ملاحظہ کامل کتاب اظہار الہدے و اسرار الہدے تقریظ
نہایت غلو کے ساتھ تحریر فرمائی ہے داد طلبی کا موقع ہے مگر انگشت بدندان ہون
کہ مولویصاحب کو بہت بڑا دعوے تمسک ثقلین کا ہے اونہون نے کسطرح اس
تصنیف ضلالت اگین پر تقریظ تحریر کی + از برون طعنہ زنی بر بایزید - وز درونت ننگ
مے دارد یزید + اللہم احفظنا دوسری تحریر اور قابل غور ہے اوسی کتاب ظلمت آیات
مین صفحہ ۸۶ مخاطب شیطان ہوکر خانصاحب مستفسر ہین کہ بتاؤ تو حضرت علی کسوجہ سے
سزاوار امامت تھے کیا خوارق وغیرہ کے سبب سے اکثر خوارق جوگیون داتیتون
حکمائے یونان واہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہین چاہیئے کہ وہ بھی اس فضیلت کے
مستحق ہوجاوین + بہ بزرگان سخن بسوئے خود است + تف بر وے فلک بر دے خود
ہر چند کہ ان عقاید کو دیکھکر دل نے چاہا کہ اس گمراہ نامہ کو جلا کر خاکستر کرون مگر

تائید غیبی نے آمادہ تحریر جواب کتاب ضلالت ماب کا کیا۔

بیا اے خامہ اعجاز پرواز ؛ بیا اے فکر معقول و فلک ناز ؛ بیا اے شاہد مضمون خرامان
بیا اے معنی سنجیدہ نازان ؛ در گنجینہ دل باز گردان ؛ تمیز حق و باطل ساز گردان

واقعی اسی کا نام جہاد فی سبیل اللہ ہے اور اسکو وہی سمجھیگا جو حق سے آگاہ ہے ہمکو چاہیے کوئی دشمن برا کہے مگر تمسک اہل بیت نبی و قرآن مجید سے رو گردانی نکرین اور جسقدر چاہے کوئی ہماری توہین کرے چیلہ ابن سبا یہودی سے بھی ہمکو خطاب دے مگر دامان پاک ایمہ اطہار ہاتھہ سے چھوڑین خانصاحب جس قدر چاہین ذلیل و رسوا کرین اور اپنے جلے پھپھولے پھوڑین اور ہمارے مقتدا و پیشوایان دین کو برا کہین اس بے ادبی کی جزا و سزا ضرور بروز محشر پاوینگے اور انکی تصنیفات اونکی نامہ اعمال بنکر گلے کا ہار ہو جائے تو ہم جہوٹے اور ہمارا یہی تمسک ثقلین باعث نجات ہمارا نہو تو ہم سید نہین ۔ واہ کیا فہم سلیم ہے آج تک یہ نجانا کہ زلیخا زن بود یا مرد اے خان عالم ادہر متوجہ ہو جیے فرمائیے تو کس جوگی اور راہب نے مردے زندہ کیے کسکے لئے آفتاب نے رجعت کی کسنے زمینون سے چشمے جاری کیے کسکی شان مین ہل اتی آیا کسکو ہاتف غیبی نے لافتے سنایا اگر خود عالم نہین ہو عالمان دین سے پوچھو شواہد النبوت مدارج النبوت مناقب ابن مغازلی شافعی و مناقب خوارزمی وغیرہ کو مطالعہ مین لاؤ اوسوقت معجزات و خوارق مین امتیاز ہو ورنہ بلا دلیلی قول سے توبہ کرو۔

ہر راست بیان ہمچو سحر باید بود ؛ یا معترف فتنہ و شر باید بود ۔ ورنہ
ز نفرین حیات و کیا دیہی خویش ؛ دو چشم پر از خون جگر باید بود ۔

من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے حدیث حد تواتر کو پہونچی ہوئی ہے

خطیب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہے کہ فرمایا جناب خاتم الانبیا محبوب کبریا صلیٰ
لو ان الریاض اقلام والبحر مداد والجن حساب والانس کتاب ما احصوا
فضائل علی ابن ابی طالب یعنے اگر درخت قلم بنین اور دریا سیاہی ہون اور
انسان وجن لکہنے والے نہین شمار کر سکتے فضائل علیؑ ابن ابیطالب کو فقط خانصاحب
نے اپنی تصنیف مین جناب امیر علیہ السلام پر لفظ تکذیب لکہا ہے استغفر اللہ کیا
ایمان ہے - ایزد جلشانہ اپنی حبیب کے وصی کو صدیقون مین فرماتا ہے جیسا
کہ حافظ ابونعیم نے فقیہ ابن مغازلی نے مناقب مین اور علامہ جلال الدین نے
در منثور مین بالاتفاق لکہا ہے کہ یہہ آیہ مقدس شان مین جناب علیؑ مرتضی و جعفر طیار
و حضرت امیر حمزہ سید الشہدا کے نازل ہوئی ہے - الذین امنوا باللہ و
رسلہ اولٰئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم یعنی وہ لوگ
کہ ایمان لائے اللہ پر اور اوسکے رسول پر پروردگار کے نزدیک وہی صدیقون
اور شہیدون مین ہین وائی ہو اوسپر کہ جو ایسے صاحب فضیلت پر نسبت
کذب کی دی شعر اخفائے نور مہر بعالم چہ ممکن است ٭ کوری چشم حاسد خفاش
طبع اوست ٭ اے صاحبان دین محمدی مین پہلے حوالہ دیچکا ہون کہ یہہ فرقہ
ناصبی وغیرہ اہل سنن مین خلط ملط ہو گئے ہین کہ ظاہرا کوئی تمیز کا وسیلہ باقی نہ رہا
اور ایسے ملت کے لوگ کل کو بدنام کرتے ہین شعر چو از قومی یکے بے دانشی کرد ٭
نہ کہہ منزلت ماند نہ مہ را - بالجملہ الناظرین یہہ کون تمیز کر سکتا ہے کہ یہہ خاص
اہل سنت وجماعت ہین یا یہہ خارجی و ناصبی یا عشریہ یا وحدیتہ یا جبریہ ہین
چند نام کنندۂ نیکے نامے ٭ اور جب چاہا سنیون سے جب چاہا شیعون سے
مباحثہ ڈالدیا علے الخصوص شیعون کے توجان کے دشمن شیخ صاحب موصوف نے

خان صاحب کو کردیا ہے انکے مقابلہ پر تو ہر وقت بانکپن سے موجود ہین۔
بقول کسی ظریف کے۔ بانکی ادا سے آتا ہے لڑکا پٹھان کا۔ خانصاحب کے
تعصب پر ایک حکایت یاد آئی یعنی جب مولوی سلامت اللہ شاہ صاحب لکھنوی
فرنگی محل کے دماغ مین مثل مولف اظہار الہدے حضرت علی علیہ السلام کی جانب سے
بخارات بغض و عناد رہکر ابہیا خاصہ مادہ حسد کا طیار ہو گیا اور یہانتک مواد
مفسد نے زور پکڑا کہ کسی علاج سے صحت پذیر نہو سکا اور اسیطرح نایب رسول
صلعم کو برا کہنے لگے مثل خانصاحب خود رفتہ ہو گئے آخر کار اونکی نسبت علماے فرنگی
محل نے فتوے جو کچہہ دیا ظاہر ہے مولویصاحب لکھنو سے بہاگ کر کانپور پہونچے
پہر کبہی واپسی نصیب نہوئی کیون نہو علماے فرنگی محل اصل سنی تہے اب اس واقعہ
کو دوبارہ دیکہہ رہا ہون اور حیران ہون کہ مولوی لطف اللہ صاحب تقریظ نویس
خانصاحب کو کیون نہین سمجہاتے کہ توہین خاندان رسول مقبول تضیعہ ایمان ہے
اور نہ حمیت اسلام اسکے مقتضی ہے کہ چپکے بیٹہے سنا کرین اور اسم بامسمی ہو جاوین
بالجملہ اس امر ناشائستہ کے نہون تقریظ مولوی لطف اللہ صاحب نے ہمکو تو ایسی
پیچیدگیان دیکہلائین ہین کہ اونکے عقائد کے غور مین گہنٹون گذر جاتے ہین منصفانہ
دیکہنا چاہئے کہ واب عالمانہ اسی مباحثہ کا نام ہے کہ خاندان رسول مقبول پر
زبان طعن کہولین وہ کلمات ناگفتنی کہین تہذیب بشری بہی تو مقتضی اسکے نہین
ہے طرفہ یہہ ہے کہ دوسرون پر خانصاحب اعتراض فرماتے جاتے ہین اور خواہشمند
تہذیب کے ہین یہہ وہی مثل ہے کہ ہے کوئی ایسا تیسا جو قیامت کے وعدہ
پر قرض دے واہ واہ زبان کیا شیرین محاورہ بول چال لاجواب علم باعمل طریقہ
بے بدل شعر حکیم سید عباس [illegible]

تیرا یہہ ڈہنگ کیا ہی کہ عالم جسکا شاکی ہی نہ مذہب یہ مسلمان کا طریقہ یہہ نہ ہندو کا
ایک خوش اعتقادی خانصاحب اور دکہلاتا ہون یہہ حدیث متفق علیہ ہے کہ
جناب سرور کائنات صلعم نے فرمایا کہ اَنَا مَدِینَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا اور جملہ منجملہ
یہہ ہے کہ کوئی حدیث و آیہ شان نزول ایمہ طاہرین کے مقبول نہین اور جو
ہے اوسکو دوسری جانب لیجاتے ہین غرض کہ اس حدیث کو جملہ علمائے اہل
تسنن و امامیہ نے تسلیم کیا ہے اب بخلاف رسول مقبول صلعم و ایمہ ہدی و
علمائے دین و مفسران کلام الٰہی کے خان بہادر اسپر بہی اعتراض فرماتی ہین
کہ علیؑ حکماً یہا سے خدا تو بالکل نکما ہو گیا جب چاہا علیؑ نے پہاٹک کہولا جب چاہا تالا
لگا دیا + آنکہ پیرش چنین گمرہ بود + کے مریدش را بجنت رہ بود - اے
منصفو مسلمانو مین ایسے دریافت کرتا ہون کہ منکر حدیث کو کیا کہتے ہین اور
تمسخر بمقابلہ خدا و رسول کیا نتیجہ پیدا کرتا ہے + در بر ہر نکتہ دانان خود فروشی شرط
نیست + یا سخن دانستہ گو اے مرد عاقل یا خموش + آیا اسیکا نام تمسک
ثقلین ہے اور اسیکو اسلام کہتے ہین کہ اپنے نبی کی حدیث سے مسخراپن کرے
اور اپنے رسول کو جہٹلائے بجز مولوی لطف اللہ صاحب اور کوئی تسلیم نکریگا
بیحیا باش ہرچہ خواہی گو + اور یہ حدیث بہی متفق علیہ ہے کہ واسطے جناب علی مرتضیٰ
علیہ السلام دو مرتبہ رد شمس ہوا اسپر اتفاق علمائے اکابرین اہل سنت نے
طحاوی کتاب شرح مشکل الاثار مین اور حافظ جلال الدین سیوطی ملا عبد الرحمن
شواہد مین محقق دہلوی مدارج النبوۃ مین حافظ علاء الدین مغلطائی کتاب زہر الباسم
مین محدث ابو عبداللہ بن یوسف دمشقی صالحی نے کتاب منیر البست
اسیطرح دیگر علمائے محدثین نے اس معجزہ کو تحریر کیا ہے مگر خانصاحب بہادر

اس سے بہی روگردان ہین عجب نہین شق القمر کے بہی منکر ہون صفحہ ۲۳۲ اظہار الہدے
مین تحریر فرماتے ہین کہ جب خدا کو ایسی ہی خاطر علیؑ کی منظور تہی تو خلافت کیون غصب
کرادی + زہیر فاجران مذہب چہ پرسی ؛؛ سگ و سگ زادہ ہا کر سہی بکر سی ۔ ای
معاشر المومنین سنتے ہو نعوذ باللہ خدا پر بہی اعتراض ہے اب بہی عقیدت خان بہادر
مین آپ صاحبون کو کچہہ شک ہے ذرا مولوی لطف اللہ خانصاحب کو یہہ عقیدہ خان
بہادر دیکہلا دے اور اونکی تقریظ کی داد فرمائی اس ثواب مین تو اونکا بہی حصہ ہے
وہ تقسیم وقت ضرور ادہا بلکہ زیادہ بٹالیوینگے + اور صاحب معجزہ ہونا جناب امیر علیہ السلام
کو کسیطرح منظور ہی نہین فرماتے اوسی صفحہ مذکور مین ظاہر کرتے ہین کہ گہر مین ہی ایک
شعبدہ دکہلاتے ہونگے دشمنون کے مقابلہ مین تو ایک بہی معجزہ کام نہ آیا ۔ معجزات
حضرت شاہ ولایت سب لکہہ گئے ہین چاند پر خاک ڈالے سے خاک نہین پڑتی
بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت + کہ با کہ باختی عشق در شب دیجور ۔ خانصاحب
آپ جو یہہ کہتے ہو کہ دشمنون کے مقابلے مین ایک معجزہ کام نہ آیا یہہ بتادے کہ کس
دشمن کے مقابلہ سے منہ موڑا مرحب سے پہلوان کو کسنے دو نیم کیا عنتر و عمر ابن عبدود کو
کسنے خاک پر سولایا اور کونسے جہاد مین جناب رسول خدا صلعم کے اعانت سے باز رہے
ذرا شرما و گریبان مین منہ ڈالکر کو نبی پاک نے بخطاب کرار غیر فرار ممتاز کیا کس کو
اپنے بستر پر بجائے اپنے سلایا ۔ بقول شاعر + دین احمد کو نہو تا دہر مین ایسا رواج
گر علی سا قاتل گردن کشان ہوتا نہین + اور مولانا روم علیہ رحمتہ فرماتے ہین
دیو انداخت بر روئے علیؑ + افتخار ہر نبی و ہر ولی ؛؛ اب اسی افتخار ہر نبی و ولی سے
جناب حضرت امیر علیہ السلام میزان انصاف مین تولو ۔ قیاس کن ز گلستان من بہار مرا
اس حدیث فرمودہ رسول مقبول صلعم پر خانصاحب کو بڑا اعتراض ہے ۔

حدیث - قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّجْنُبَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ - یعنی اے علیؑ ہم اور تم بحالت جنب داخل مسجد ہو سکتے ہین دوسرے پر حرام ہے - اور دروازہ دیگر اشخاص کے صحن مسجد سے بند کرا دئیے اسیر خانصاحب کا یہہ سخن ہے کہ علیؑ کا دروازہ صحن مسجد مین تہا اسکا نام مجبوری لیہے ہین نہ برگزیدگی - عشق از روئے حیا پردہ تقوی بر داشت طبل پنہان چہ زنم طشت من از بام افتاد - حضرت علی علیہ السلام کسی طرح بنزدیک خان بہادر برگزیدہ ہی نہین قرار پاتے جناب رسول خدا خاتم الانبیا صلعم چاہین جسقدر حدیثین شان جناب علیؑ مرتضے مین فرمائین اور ایزد جلشانہ چاہے جسقدر تعریف فرمائے مگر قول مردان جان دارد خان بہادر تو مانتے ہی نہین نہ اس جہل مرکب کا علاج ہے ملّا جامی عارف ربانی جو علماے اہل تسنن ہین اونہون نے بہی مثل دیگر علمای اکابر فضلیت جناب امیر علیہ السلام کا اقرار کیا ہے اسیر خان صاحب نے طیش کہا کر اونکو فہرست علما سے خارج کیا صفحہ ۲۳۲ مین فرماتے ہین کہ کلام ملّا جامی کالوحی من السما نہین ہے یہہ خیال جاہلانہ نہین ہے تو کیا ہے سراسر لوے عداوت و نفاق وحسد وبغض ذات بابرکات علیؑ ابن ابی طالب سے ہے انبیا و اولیاء اتقیا سب معرض امتحان پروردگار عالم مین آئے ہین ابتلا و امتحان بندگان خاص ہی کیواسطے ہے ورنہ کوئی مبتلائے بلا و مصیبت نہوتا اور امتحان لینا کلام مجید سے ظاہر ہے خداوند کریم نے اپنے بندگان خاص کا صبر و تحمل ملاحظہ فرمائیے بقول معروف کسی شخص نے مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی سے پوچہا کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید سے لڑائی ہوئی خدائے پاک کسکی طرف تہا اونہون نے جواب دیا کہ اوسوقت خداوند عالم میزان عدل مین صبر حسینؑ اور ظلم یزید تول رہا تہا - نہ

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی + این کہ تو میروی بہ ترکستان ہست + ہم تو خان صاحب کی
اس بہادری کے قایل ہین اور جو ہٹ دہرم ایسے ہی ہوتے ہین کہ جدہر ہوئے ہوئے
جو کہا سو کہا حق ہو یا ناحق کیون نہو مرغ کی ایک ہی ٹانگ ہے این کار از تو آید و
مردان چنین کنند + اور سنئے خانصاحب کی کج فہمی بیل نہ کودا گون کودی گون یہہ تماشا
دیکہے کون + بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + ابہی تک خان بہادر بعصمت
و امامت جناب امیر علیہ السلام کے قابل نہ تہے اب بحوالہ شیخ احمد صاحب صفحہ
۲۳۱ معترض ہو کر فرماتے ہین کہ شیخ صاحب نے بعد نبی پاک صلعم تمام مخلوقات
پر امام عالیمقام علی علیہ السلام کو ترجیح دی ہے مرتبہ غلام کو بادشاہ دو جہان کے
برابر ٹہرا دیا ہے اس غلو پر لعنت خدا کی۔ تو بتاریکی علی را دیدئی + زان سبب
یا دیگران را گردیدئی + اب صاحبان انصاف میری ملتمس پر توجہ فرمائین کہ جس کو جناب رسول
مقبول صلعم اپنا نفس قرار دین اور آیہ مباہلہ جسکی شان مین نازل ہوئی ہو اوس کی
نسبت ایسے کلمات خلاف شان کیا تقویت ایمان کرینگے اور پہر اسی صفحہ مسطور
مین کہتے ہین کہ علی کسطرح طاہر نہین ہو سکتی نہ پیدایش کعبہ کوئی فخر ہے خانہ خدا ہی
کے واسطے حکم خدا و رسول حج کرنیکا ہے اور جو بزرگی اس مقام کی ہے مسلمان
واقف ہین اور ہزارہون لاکہون آدمی صرف کر کے سختیان اوٹہا کر مشرف
ہوتے ہین سعادت دارین حاصل کرتے ہین اور ملایکہ نسبت صاحبان لبیک
کہتے ہین ایسی جگہہ کے مولود کو خانصاحب مفخر نہین جانتے فرماتے ہین کہ پیدایش
کعبہ کوئی فخر کی جگہہ نہین بات تو یہ ہے کہ کوئی باقی نہ رہجائے بقول شاعر
کاو کسنے تیرے صید نچہوڑا زمانہ مین + تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ مین
اور یہہ شعر تو خان صاحب ہی کے واسطے موضوع ہے + آفاق ہا گردیدہ ام گرد جہان

گرد دیدہ ام ؎ بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری ؎ جبکہ بزرگی خانہ کعبہ کچہہ نہ ٹہری تو امام بارہ کو مثال مندر متہرا سے دینا کوئی بات نہین اب یہ جملہ خان والاشان کا نہ دیدہ نہ شنیدہ ہے یعنی جو اوقات نفع و نقصان مجامعت کی میلاد کے واسطے رسول مقبول صلعم نے خبر دی ہے اور تاثیر اوقات میلاد مین ظاہر فرمائی ہے مثلاً فلان وقت بد کے اثر سے مولود جذامی یا ابرص یا بد اعمال پیدا ہوگا اور وقت سعد سے صالح و ابرار پیدا ہوگا اس سے مراد صفحہ ۸۲ مین یون ظاہر کی ہے کہ حضرت رسول خدا نے معاذ اللہ قواعد عیاشی علیؑ کو سکہلائے اس سمجہہ پر خدا کی مار شیطان کی پہٹکار کتاب در بغل سلطان نادرہ گور عقل چہ گفتی است کہ پیش مردان بیاید۔ یہہ عقاید خانصاحب منسوبہ ذاتی نہین بلکہ آبائی و اجدادی ہین کیونکہ برہان اسکا اطلاق خلقت ثمر سنی اب خدا بزرگان خان صاحب تسلیم کرتے آئے ہین اس قصہ کو مفصل درج کرتا ہون کہ زمانہ سلطنت ہارون رشید مین مسماۃ حسنیہ نے جب کل علماے بغداد کو معقول کردیا اور ہارون نے وزیر یحیے سے کہا کہ اگر تو کہے تو اسکو قتل کردون کہ خلاف مذہب ہمارے ہے یحیے نے کہا اے خلیفہ یہہ کنیز دعلامہ علم ہے اگر اپنے عہدہ سے بر نہ آوے اور ہمارے علماسے مغلوب ہوجاوے اور حقیقت مذہب خود ثابت نکرسکے او سوقت قتل اسکا مناسب ہوگا چنانچہ ایک شخص عرب بدوی کو حاکم بصرہ کے پاس خلیفہ نے بہیجا اور ابراہیم بن خالد عوفی کو جو اپنا ہمعصر نہ کہتا تہا اور اوسوقت مین چارسو عالم متبحر دارالامارت بصرہ مین تہے اون مین ابراہیم افضل و اکمل تہا طلب کرکے بہ کرسی بیٹہایا بعد مباحثہ نوبت استفسار اس مسئلہ مذکور کے پہونچی وزیر نے موافق اشارہ ہارون کے ابراہیم سے سوال کیا کہ جو خیر و شر

و نفع و ضرر گناہ و کفر و ظلم کہ بندون سے سرزد ہوتا ہے یہہ معاصی بندون کے
طرف خدا کی نسبت دیتا ہے یا قضا و قدر اوسکے سے ہے یا بندہ کو اپنے فعل
پر اختیار ہے چنانچہ اعتقاد بنی ہاشم کے تابعین کا ہے کہ مطیع مستحق ثواب کا ہے
اور عاصی مستحق عذاب کا تیرے نزدیک کیونکر ہے ابراہیم نے کہا کہ اعتقاد میرا
یہہ ہے کہ نفع و ضرر و خیر و شر موافق قضا و قدر خداوند عالم ہے کہ پیدا کرنیوالا
آدم و ہابیل و قابیل کا ہے اور وہی ابلیس کا بہشت اور دوزخ اور موت اور صحت
و زندگی اور کفر و اطاعت اور گناہ کا وہی خالق اور پیدا کرنیوالا محبت و عداوت
ابراہیم و نمرود کا اور موسے و فرعون کا و ہارون و ہامان کا اور محمدؐ اور ابوجہل کا
اور کافر اور مسلمان کا خدائے تعالےٰ ہے حسنیہ نے کہا کہ اے ابراہیم خدا سے شرم کر
اور یہہ کفر و زندقہ نسبت مسلمانون کے روا نہ کہہ ابلیس کیواسطے حجتہ دلیل قایم
کرتا ہے یہہ کلام تیرا خالی از دہریت و محالات نہین کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی خود
حکم دے اور اوپر اپنے حکم پر راضی نہو بسبب عجز و خوف کے یا بسبب ریاکاری
کے ذات باری تعالےٰ کی ایسی صفات سے پاک ہے یہہ باتین اون لوگون نے
جو تجھسے قبل اس عقیدہ پر تھے واسطے رفع کفر اور زندقہ پیشوایان اپنے کی بنائے
ہین ابراہیم نے کہا کہ تو کلام خدا کو صحیح نہین جانتے حسنیہ نے کہا واللہ مین کلام خدا
کو صحیح جانتی ہون اور تفسیر و تاویل مشکلات قران مجید پڑھے ہین ہادون بزرگوار اپنے
سے قران شریف جنکے حق مین اور اونکے جد بزرگوار کے حق مین نازل ہوا ہے ابراہیم
نے کہا اس قول خدا مین تو کیا کہتی ہے قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ وَاللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
~~خدا نے خود فرمایا ہے~~
اور اسطرح دوسری آیہ مین فرماتا ہے يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ
اور پھر فرماتا ہے وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا معنی آیہ اول

یہہ ہین کہ تمام چیزین طرف خدائیتعالے کے ہین اور اللہ تعالے پیدا کرنیوالا ہر
شے کا ہے اور صاحب قدرت اور معنے آیہ دوم کہ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا
ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور معنے آیہ سوم اور اگر چاہین ہم ہر
نفس کو ہدایت کرین اور اسیطرح فرماتا ہے خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی
سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ حسنیہ نے کہا جسکو تو اپنی حجت
اور دلیل پر گواہ لایا ہے اب سن کہ اکثر آیات ذاتی محول اور ماول ہیں اون
وجوہات پر کہ جو مطابق اور موافق قضائے یا عقل کے ہین چنانچہ خداوند عالم فرماتا
سورہ پارہ پنجم مین قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ اگر ظاہر معنے آیہ پر حکم کیا جائے تو لازم
آتا ہے کہ خالق سب چیزونکا اللہ تعالے ہے ہووے اور یہہ مذہب ابلیس کا ہے
قرآن شریف مین کُلّ معنے بعض کے ہین جیسا قصہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ
مین مذکور ہے ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا اور یہہ سب اہل
عقل پر ثابت ہے کہ کوہ الوند اور کوہ دماوند اور کوہ قاف اوس جگہہ نتہا اور
اسیطرح قصہ بلقیس مین خدا فرماتا ہے مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَلَھَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ
اور تمام عقلا جانتے ہین کہ بادانجان و شلغم اور زردک نہ تہے پس معنے
کل کے یہہ ہین کہ جو چیز ناقص ہے وہ ثبوت معقول الہبت اوسکے کا نہین
کر سکتی کیونکہ خالق آسمان و زمین اور عرش و کرسی اور لوح و قلم اور جن و
انس اور ملائکہ اور اصول اور فروع اور تمام نعمتونکا حق تعالے ہین اور حق سبحانہ
تعالے پاک اور منزا ہے پیدا کرنے کفر اور فعل فساد اور ظلم گناہ اور مثل اوسکے
سے اور یہہ جو خدائیتعالے فرماتا ہے کہ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ
پس جاننا چاہیے کہ ہدایت کی معنی بہت آئے ہین اور جو عیب سب معنونکی

الطاف دو معنے کے ہے ایک بمعنی ارشاد کے ہے اور دوسرے بمعنے لطف کے
ہے اور دونو معنی عموماً ہین نسبت مومنین اور کافرین کے اور سبب مکلفین کے واسطے
اور سن اے ابراہیم جو کچھ احسان حق تعالے نے واسطے مومنین کے کیا ہے الطاف
وارشاد یعنی بھیجنا رسولون اور قدرت اور قوت اور عقل کا پہلے اور وہی
نصیب حق کفار مین ہے کیا ہے کسواسطے کہ اگر کافرون کے حق مین نکرتا تو
اونکی طرف سے خدایتعالے پر حجتہ قایم ہوجاتی اور وہ یہہ کہتے کہ اے خدا
تو نے ہمارے دلون اور آنکھون اور کانون پر مہر لگادی تھی اور خود تو نے
طاقت جاننے اور سننے اور دیکھنے راہ راست کی ہمکو نہین دی ہمارا کیا گناہ
ہے پس خدایتعالے پر جانب کفار سے الزام عاید ہوتا اور اللہ تعالی قران
مجید مین بتصریح فرماتا ہے لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ
یعنی مین نے یہہ سب کچھ اسواسطے کیا ہے تا آدمیون کو بھیج حجت نرہے
اور سب پر حجتہ جانب خدا سے ہووے جیسا کہ خود فرماتا ہے فَلِلَّهِ
الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ یعنی واسطے خدا کے حجتہ بزرگ ہے اے ابراہیم خدایتعالی
نے ہر جگہہ ذکر ہدایت کیا لیکن وہ ساتھہ شرط کے ہے اور ہدایت سے مراد
زیادتی الطاف و مہربانی ہے کہ تا واجب ہو جناب خدایتعالے پر دکھلانا راہ
بہشت کا اون لوگون کو کہ جو گنہگار ہین اگر وہ چاہے تو اپنے فضل و کرم
سے اونکی خطا سے درگذرے راہ بہشت دکھلائے داخل بہشت کرے
اور اے ابراہیم اضلال کے بھی بہت معنی ہین اور اصلی معنی اوسکے
ہلاکت کے ہین نزدیک خدایتعالے کے اضلال بمعنی ہلاک و عذاب کے
ہے چنانچہ فرماتا ہے يُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ یعنی عذاب و عقاب کریگا خدایتعالے

ظالمون پر بسبب گمراہی ظالمون اور کافرون کے اور جو اسجگہہ اضلال بمعنے گمراہ
کرنیکے ہوتے ہین تو گمراہونکا گمراہ کرنا بیفائدہ تہا یہہ محال ہے اے ابراہیم یہہ
معنے جبکی نسبت تو طرف خدا کے کرتا ہے خدائیتعالے نے اس معنی کو حوالہ اپنے
نہین کیا بلکہ اپنے سواے دوسرے کا حوالہ فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ
اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا اَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ
بِهِ تُوعَدُونَ یعنی شیطان تم سے بہتون کو گمراہ کرے اور سند اسکی طرف
فرعون کی بہی کی گئی ہے وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدٰى یعنی گمراہ کیا
فرعون نے اپنے قوم کو پس جبکہ خداوند عالم خود بندونکو گمراہ کرتا تو سند
اوسکی طرف دوسرے کے نکرتا ابراہیم یہہ معنی جو تو بیان کرتا ہے کہ خدا
تمام کافرون کو گمراہ کرتا ہے یہہ محض دروغ اور افترا اور کفر ہے کہ خدا فرماتا ہے
اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ پس لازم ہے تاویل کرنا اون
آیات کا کہ جس جگہہ اضافت گمراہی کی طرف خدا کی ہے جیسے يُضِلُّ مَنْ
يَّشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ یعنی گمراہ کرتا ہے خدایتعالے جسکو چاہتا ہے
اور جب اثر لطف کا اوسمین نہووے اور پہر خدایتعالے بسبب کفر اور خطا کے
اپنے بندون کو منسوب کرے اپنی طرف مثلا یون کہے اضلال کیا ہے پس
گمراہی اپنی جانب سے ہے نہ خدا کی طرف سے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَ
عَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ سے مطلب یہہ ہے کہ اضافت
مہر کی دل اور گوش پر اور اضافت پوشش کی چشم پر طرف اپنے کی ہے
بطور تمثیل کے یعنی جنہون نے مقام کیا ہے کفر پر مانند اون ادمیون کے ہین
کہ ایمان نہ لاسکین گویا خدایتعالے نے اونکی واسطے یہہ بات پیدا کر دی

اور مہر مانع ایمان نہین ہے اگر یہہ مانع ہوتی تو خدائے تعالے یون نہین فرماتا
بَلْ طَبَعَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ بِکُفْرِہِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا اے ابراہیم
تیرے اعتقاد کے موافق لازم آتا ہے کہ دعوت انبیا مضموم اور قبیح تھے
اور خدا پر لازم تھا کہ اپنے رسول کو خبر دیتا کہ فلان فلان کو دعوت نکرنا یہہ
ہرگز ایمان نہ لاوینگے کیونکہ مین انکا صاحب ایمان ہونا نہین چاہتا مہر دلون
اور کانون پر مینے لگا دی ہے تا دعوت رسول بیفائدہ اور عبث نہو اے
ابراہیم جسقدر ہدایت پروردگار نے مومنونکو کی ہے اوسیقدر کافرون کو بھی
کی ہے اور قرآن مجید مین فرماتا ہے اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّ اِمَّا
کَفُوْرًا یعنے ہم نے دونو کو رہنمائی کی پس کیونکر کہا جاوے کہ خدائیتعالی نے
کافرون کو ہدایت نہین کی ہارون رشید اگرچہ مخالف مذہب تھا ولیکن
جسوقت یہہ مسئلہ زبانی حسنیہ کے سنا بحث حسنیہ کی بہت پسند آئی
ابراہیم نے حسنیہ سے کہا کیا کہتی ہے اس آئیہ مین کہ ابراہیم نے
مشرکین سے کہا اور قران شریف مین وارد ہے اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ
وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی پرستش کرو اوس چیز کے جسکو خود بناتے ہو
حالانکہ خدایتعالے نے پیدا کیا ہے تمکو اور عمل تمہارے کو حسنیہ نے ہنسکر کہا
کہ واللہ تمکو اعتقاد قران مجید پر نہین ہے اسیواسطے تم تاویل آیات قرانی کے
موافق مطلب اپنے کے کرتے ہو ابراہیم نے کہا اکثر مفسرین کا قول ہے کہ ما ما
مصدری ہے اور تقدیر کلام وہ ہے وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَعَمَلَکُمْ یعنے خدایتعالے
نے خلق کیا تمکو اور عمل تمہارے کو حسنیہ نے کہا اے ابراہیم دلیل بطلان کلام
تیرے کے قول حق سبحانہ تعالے ہے اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ

نزول آیہ تعریف اور ملامت پر ہے یعنی پرستش کرتے ہو اوس چیز کے کہ
جسکو تمنے خود اپنے ہاتھہ سے بنایا ہے اور خدانے پیدا کیا ہے تمکو اور
وہ چیز کہ جس سے تمنے بنایا ہے یعنی چوب وغیرہ سے اوس بت کو اگر مراد
فعل اور عمل کے ہوتے تو یہہ آیت عذر مین کافرون کے ہوتے اور یہہ ایک
قضیہ ہو جاتا اور مضمون اس آیت کا یہہ ہے کہ ما تنحتون ممکن ہے
کہ ما موصولہ ہے اور یہہ ہو سکتا ہے کہ نکرہ موصوفہ ہو اور ما، وما تعملون
موصولہ ہے بمعنے الذی کے اگر ہم گمان کرین اوس چیز پر کہ جس سے مراد تمہاری
ہے تو مناقضہ ہو جاوے دوسرے یہہ ہے کہ باریتعالے نے نسبت
اور اضافت عمل کیطرح اونہون کے کی اگر فعل خدا کا ہوتا تو نسبت اضافت
اوسکی طرف بندہ کے نکرنا عقلاً و شرعاً اضافت فعل اور نسبت اوسکی
فاعل کو کرتے ہین اے ابراہیم اعتقاد تمہارا یہہ ہے کہ کافر معصیت
کرے اور اطاعت نکرے یہہ اعتقاد مستلزم اشیاء شنیعہ کا ہے
کیونکہ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالے فاعل قبایح اور کفر و خطا اور ہر فساد کا ہے
جو دنیا مین واقعہ ہوتا ہے اور یہہ بھی کہتے ہو کہ یہہ سب اوسکی قضا و قدر سے
ہے اس تمہارے قول سے خدا ظالم قرار پاتا ہے کیونکہ عذاب کرے کافر کو
بسبب اوس کفر کے کہ خود خلق کیا ہو مثلاً بندہ حبشی کو عذاب کرے کہ سیاہ
رنگ تیرا کیون ہے یا کسیکو باندھکر پانی مین ڈال دیا جاوے اور باہر نکال کر
مارین کہ تونے اپنے کپڑے پانی مین کیون بھگوئے ایسے حالات سے انقطار حجت
نبیونکا اور الزام رسولونپر عاید ہوتا ہے اگر کوئی نبی کافر سے کہے کہ تو ایمان
لا اور کافر جواب دے کہ خدا تعالے نے مجھکو قوت ایمان نہین دی مجھہ مین تو

کفر پیدا کیا ہے تو نبی اوسکے جواب مین عاجز ہو اور مثال اوسکی یہہ ہے کہ کسی آدمی کو یہہ
کہا جائے کہ ہوا مین اوڑ تو اوس مین طاقت پرواز خدا نے نہین دی ہے کیونکہ
اوڑ سکتا ہے چنانچہ یہہ آیہ مصداق اوسکی ہے لا یکلف اللہ نفسا الا
وسعہا اور دوسری جگہہ فرماتا ہے یرید اللہ لیخفف عنکم و خلق الا
نسان ضعیفا اور پہر فرماتا ہے یرید اللہ بکم الیسر و لا یرید بکم العسر
اے ابراہیم جایز نہین ہے کہ حق تعالے کفر کو کافر مین خلق کرے اور کہے کیف
تکفرون اور خود خالق حق بالباطل اور کہے لم تلبسون الحق بالباطل
انکو اپنے سے دور کرے پہر پاس بلاوے اور کہے انے تصدون و عن
سبیل اللہ اے ابراہیم اگر کفر کافر پیدا کیا جاتا تو لازم آتا کہ کافر مطیع اور فرمابردار
خدا کا ہوا اور نبی ہادی معاصی قرار پائین تمہارے زعم مین نبی عاصی اور کافر مطیع
ٹہیرا اور عدم رضا قضا اور قدر خدا کے اور بیکار ہونا حدود اور قصاص اور زواجر
شرعیہ کا گناہون پہ کیونکہ زنا لواطہ چوری خون وغیرہ جو واقع ہوتے ہین بسبب
ارادہ قضا و قدر خدا تعالے کے ہوئے تو حاکم شرع کو جایز نہین ہے کہ منع کرے
کیونکہ مراد خدا تبدیل ہوتی ہے اور تقیضین لازم آتا ہے کہ خود اوسنے معصیب کو
مقدر کیا ہے اور امر اور نہی اور زجر و منع معاصی سے مراد اوسکی ہے اور وہی حکم
کرے واسطے کرنے حدود اے ابراہیم ابوشاذ روایت کرتا ہے کہ ایک چور کو عبداللہ ابن عباس
بن عبداللہ کی مجلس مین لائے اور عبداللہ نے ہاتہہ کاٹنیکا حکم دیا اوس وقت ایک شخص
نے کہا نعوذ باللہ من قضاء السوء عبداللہ نے غصہ سے کہا القول اعظم من سرقتہ
اور اوسکو مجلس سے نکالا اور حکم دیا کہ توبہ کراؤ جو ہارون نے حسنیہ سے
یہہ کلام سنا راضی ہوا کیونکہ عبداللہ عباس اجداد ہارون سے تہے حسنیہ نے

کہا اے ابراہیم کہ اگر خالق کفر و معاصی خدا تعالی ہے تو لازم ہے کہ کچھ فرق نہو ہمارے اور اوس آدمی کے کہ جسنے تمام عمر ہمارے نیکیاں کین ہون اور جس نے طرح طرح کے ظلم اور جور کئے ہون اس حساب سے وہ ہمسے اچھا نہو اور شکر نیکی کرنیوالے کا اور مذمت بدی کرنیوالے کے کیونکہ یہہ دونو مختار نہین ہین تو مدح اور ذم اونکی طرف راجع نہونگے مثلاً عیوض فعل زید کے عمر کی مدح نہین کرتے مدح اور ذم کو وصف فعل کا ہے ہمارے ساتھہ راجع ہے اور بہی اس تقدیر سے بہیجنا رسولونکا اور نازل کرنا کتابونکا اور بہشت دوزخ جملہ بیفائدہ اور عبث ہوئے اے ابراہیم یہہ مذہب ابلیس کا ہے کہ اوسنے کہا رب بما اغویتنی کیونکہ اہل جبر سے ہو واسطے ابلیس کے دلائل قایم کرتے ہو یہہ عقاید بنی امیہ اور توابع اونکے ہین کہ ابلیس سے حاصل کئے ہین جبکہ سلسلہ کلام حسنیہ مقام پر پہونچا اوسوقت ابراہیم و دیگر علمانے شور و غل کیا قریب تہا کہ حسنیہ قتل کیجاوے یہہ دیکہکر ہارون غصہ ہوا اور کہا اے ابراہیم تمکو غیرت نہین آتی کہ ایک کنیزک دلائل و براہین سے تمہارے تکفیر کرتی ہے حسنیہ نے کہا اگر مباحثہ میرا موجب ملال خلیفہ زمان کا نہو تا مدت ایک ہفتہ دلائل قایم کرون ہارون نے کہا بیان کر حسنیہ نے کہا اے ابراہیم اگر بندہ فاعل اپنے فعل کا نہو تو لازم آتا ہے کہ افعال اختیاری جو ہمسے واقع ہوتے ہین بحسب ارادہ مثل چلنے اور پہرنے اور کہانے پینے دینے لینے وغیرہ کے اور حرکت ہاتہہ پاون کی مانند فعلون اضطراری کے ہون جس طرح نبض وغیرہ ہے اے ابراہیم یہہ امر بدیہی ہے کہ فرق ظاہری حرکات اختیاری اور اضطراری مین عاقل جانتے ہین کہ ہم قادر ہین حرکات اختیاری پر اور قادر نہین ہین پیدا زیر حق تعالی نے حوالہ گناہ طرف بندون کے اور حسنہ جانب اپنے اگر فاعل فعل قبیحہ ہوتا تو جایز نتہا کہ اپنے

فعل کی عیوض مین ابلیس پر لعنت کرتا اور آدم علیہ السلام نے بہی کہا ہے
ربنا ظلمنا انفسنا اور موسےٰ نے بہی فرمایا رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی
اور یونس علیہ السلام نے بہی تسبیح کی لا الہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین ۔ عقاید گذشتگان تو واضح ہو چکے اب عقیدہ حال بہی
ملاحظہ ہو جیسے توہین تعزیہ و عزاداران جہانگیر خان صاحب نے رقم فرمائی ہے
اور اپنے دلکے چلے پہپولے پہوڑے ہین اور غصہ نکالا ہے مین اون کا غصہ
بکار سمجہا ہون کہ کردار بزرگان واضح ہوکر دامن گیری خان صاحب کرنے ہمہ بیچ ہے
اگر کوئی عزیز بڑا چہوٹا کسیکا فعل ناشایستہ کرے تو اوسکا واسطے داد کیا
کرسکتا ہے سوائے اسکے کہ لوگون مین خفیف ہوکر غصہ کرے اور فحش بکے
دوسرا چارا نہین نہ اب یزید ہی نہ اب شمر نہ عمر سعد نہ ازرق نہ حارث نہ
اہل نہ خولی نہ اہل شیعہ اونکو پا سکتے ہین بہر صورت حالت مجبوری ہی ہے
وہ وقت گذر گیا اور وہ لوگ بہی واصل جہنم ہو گئے لاچار ہوکر شیعہ بہی اونکو
برا ہی کہہ لیتے ہین اور ایسا ہی خانصاحب کا برا ماننا درست ہے اگر خانصاحب
بہی اوسوقت ہوتے اونکو روکتے یا نہ روکتے یا کچہ سمجہاتے خون حسین علیہ السلام مین
ہاتہہ نہ بہر و یہہ دہبہ کبہی نہ چہوٹیگا اور گو تمنے انتظام ناکہ وغیرہ کا بہی کر لیا ہے
اور آمد و رفت لوگون کی مسدود کر دی ہے حتی کہ پیک صبا کا بہی گذر نہین ہے
لیکن یہہ کمبخت شیعان علی علیہ السلام ہر محرم مین نمونہ بجنسہ تمہاری ظلم کا دکہلا کر
اور لعن و طعن لڑینگے اب وقت گذشتہ پر سر بر خاک نہ اوڑا دینگے اور امام بارہ یا
منبر اکے مند سے مشغول ہین تو کیا کرین بیہودہ پوچہے تو بہت بیچارہ کرتے ہین
سب سے بہی غضب تو یہہ ہے کہ خانصاحب لوگون کو بہکا کر عزاداری سے

منحرف کر دیتے ہین مگر یہہ کمبخت شیعہ ہمان اُنش درکاہ ہر سال پیش کرتے ہین
سال بہر کی محنت اونکی ایک گہڑی مین خاک مین ملجاتی ہے مگر ہم تو خانصاحب کی
ہمت مردانہ پر افرین کرتے ہین شاباش کیون نہو سپوت ایسے ہی ہوتے ہین
شکست و فتح نصیبون سے ہی ولے ای امیر ز مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا
تعزیونکا حال اور امام باڑون کے مناسبت تو سب صاحب سن چکے اور
اب عزاداران کی بہی توہین ملاحظہ ہو خان صاحب نے لکہا ہے کہ شیعہ ابن سبا
یہودی کے چیلہ ہین زبان تو کیسکی رو کی نہین جاتی اکثر جگہہ قاینہ ہونا شیعان
علی ع کا کتب معتبرہ اہل سنت مین مثل مسند و مناقب وغیرہم کے مذکور ہے
اوسکی خالہ احب کو ہوا بہی نہین لگی اوسوقت ابن سبا کہان تہا اور دیکہو وقالعہ
خلافت علی السلام تاریخ ابوالحسن سنت جماعت ذہبی سے صفحہ ۱۲۷ مین سطر
تیسری و چہوتہی سے یہہ لکہا ہے معاویہ معہ جماعت جو اوس اپنے لشکر کی داہنی
طرف گر گیا تو عبداللہ بدیل بن ورقہ خزائی شیعی کو اپنے خون مین لوٹتا ہوا پایا اور
یہہ عبداللہ لشکر امیر ع کے بائین طرف تہا جسنے لشکر معاویہ کے داہنی طرف حملہ کیا تہا
معاویہ نے ارادہ کیا کہ اوسکے ناک اور کان کاٹے جاوین تب عبداللہ بن عامر
نے بڑے اصرار کے ساتہہ اوس کو اس حرکت سے روکا کہ وہ عبداللہ عامر کا دوست
تہا اور صفحہ ۱۱۱ مین بہی محمد بن عمیر بن عطارد تمیمی اور اخنف بن قیس اور صعصعہ بن
صوحان عبدی وغیرہ سے حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ تم سردار عرب اور روسا
اصحاب میرے پاس آئے ہو اس غلام باغی یعنی معاویہ کے باب مین کیا
صلاح دیتے ہو تاکہ مین تمہا مشورہ پر کاربند ہون صعصعہ نے کہا کہ معاویہ
پیہ ہوا و ہوس غالب ہے اور وہ دنیا کا طالب ہے اسلئے جنگ و جدل اگر بات ایک

سمجھا ہے اوسکے باب مین نیک تدبیر لازم ہے اور میرے نزدیک یہہ بات
مناسب ہے کہ ایک رئیس ثقہ کو اپنے شیعون سے اوسکے پاس واسطے طلب
بیعت کے بہیجے الی آخرہ خانصاحب فرماوین کہ ابی الحسن علیہ السلام فہامی مسعودی عالم
واقفہ اہل سنت وجماعت جو حال شیعان علی سے رقم طراز ہے کہتا ہے کہ ان
لوگون کو ابن سبا سے کیا واسطہ تہا اور تہمت سے تو خدا رسول بہی محفوظ نہین ہے،
اور یہہ شیعہ ایسا فرقہ ناجیہ ہے کہ جو کتاب کشف الالتباس عما وسوس
بہ الخناس مستند کتاب اہل تسنن سے اوسکا مصنف متعصب سنی ہے اوسنے
صفحہ ۱۳/۲ مین اپنے تئین بہت خوشی سے شیعہ ہونا قبول کیا ہے جب کہ
مخالف اس مذہب کے تسلیم کرنے مین افتخار اپنا سمجھے ہین تو برائی بہلائی
عاقل پر پوشیدہ نہین ہے مگر ہمکو خانصاحب کی تحریر پر ملال نہ غصہ اونکا
سوزش دل بجا ہے کیونکر برا نہ کہین اور کہان تک چپ رہین تیرہ سو برس سے
یہہ لوگ شیعہ لعن طعن کرتے چلے آتے ہین انکے بزرگون نے تو دوپہر ہی تک برائی کی
تہی تو کیا اب تک اوسکا انتقام نہین ہو چکا ہم سے تو چاہین تمام جہان کے
شیعہ برا مانین مگر ہم خانصاحب کو برا نہین کہینگے ہمکو اس موقعہ پر حکیم سید
اولاد حسن خانصاحب مرحوم ومغفور خویش حکیم سید وارث علی صاحب مرحوم کا
قصہ یاد آیا حکیم صاحب موصوف بہت بڑے سردار معزز ریاست دہولپور
مین برآوردہ روزگار تہے اور معالج رئیس والا اعتبار تہے جو ان بیڑہ بارگیران
توپ خانہ وغیرہ پہرہ چوکی کے واسطے ریاست سے تعینات تہے منجملہ اون
اردلی مان محافظان کے ایک سپاہی مسمے رحیم علیخان ساکن قصبہ باری تہے
اور ان سپاہیان مین مثل دیگر ملازمان کے رہتے تہے اتفاقاً اوس لین مین

آگ لگی سامان سپاہیان کا جلگیا ہر چند تگ و دو کی مگر کچھ نہو سکا چنانچہ رحیم علیخان
مذکور کا بہی سامان جلا اوسوقت رحیم علیخان حکیم صاحب ممدوح کی نسبت برا بہلا
کہنے لگے شیخ بدرالدین ساکن ہنوہان حکیم صاحب کے رفیق تہے اونکو ناگوار ہوا مگر
چونکہ حکیم صاحب موصوف حلیم اور مہذب تہے شیخ جی کو روکا اور فرمایا کہ
تم کچھ نکہو رحیم علیخان کے گہر مین آگ لگی ہے تو بمصداق اس واقعہ کے میرے
نزدیک خانصاحب بہی لایق معافی ہین - اگر شیعہ صاحبان انکی تحریر و کلمات
ناگفتنی کا برا نہ مانین تو کچھ مضائقہ نہین ہے کیونکہ شیخ احمد صاحب دیوبندی
نے انکے بزرگون کے کردار ظاہر کرکے انکے خانہ دل مین آگ لگادی ہے دیکہو خانصاحب
تہذیب عجیب شے ہے پہلے لوگ ایسے تہے کہ اپنی اولاد کو بہی صحبت
ناجنس سے بچاتے تہے اور دریدہ دہنون سے حذر کرتے تہے مرد شریف
کی یہی پہچان ہے کہ اگر کوئی برا بہی کہے تو حتے الوسع ٹالے سخت کلامی بری
چیز ہے جیسا کہ ملا جامی صاحب بشرح کافیہ فرماتے ہین - جراحات السنان
لہا التیام ولا یلتام ما جرح اللسان دوست کرنا مشکل ہے اور دشمن بنانا
سہل ہے آپکو مناسب بصورت تہذیب یہہ تہا کہ بحث عالمانہ کرتے کلمات
فحش زبان پر لانا خلاف شرافت ہے - کلوخ انداز را پاداش سنگ اب
پچہلے علماء کو دیکہو یہی مذہب تہے یہی مباحثہ تہے مگر کلمہ ناسزا درمیان
مین فرما گیا سعدی آدمی آدمیت لازم است ، عود گر بو ندارد ہیزم است آپ
خود منصف ہون اور رہبرے ایمان شرافت کو کام فرمائی کہ امامان عالیمقام
و علمائی نیک نام و تعزیہ و امام بارہ و ذاکران نغل مرزا دبیر صاحب کہ جو مداح
اہلبیت علیہم السلام تہا اونکی کوئی دقیقہ توہین و مذمت کا اوٹہا نہین رکہا

بقول شخصے + لگے منہ بہی چڑانے دیتے دیتے گالیان صاحب ؎ زبان بگڑی تہی تو بگڑی
تہی خبر لیجئے دہن بگڑا + ہمارا یہہ مقولہ نہین ہے کہ مباحثہ علمی نکیا جاوے اور سنت
بازی کو ترک فرمایا جاوے ہمتو یہہ کہتے ہین کہ تہذیب کسی حال مین فروگذشت نہو
اور غرور تکبر شعار نبنایا جاوے دیکہو جی صاحبان ملاح اہلبیت کو آپ نے برا سمجہا ہے
انکے کلام کیسے سفتہ آگئین ہین جو متعلق بعقاید دین ہین فرماتے ہین ملاحظہ ہو۔
طالب کعبہ قریب لحدی ہوا ہے ای دل ؛ سالک مسلک دین صمدی ہوا ہے ای دل
تابع منہج لطف ابدی ہوا ہے ای دل ؛ تارک سرکشی عجب وجودی ہوا ہے دل
صاف باطن ہو تو اسکو مد عیب سمجہ ؛ راستی فضل و ہنر جان کجی عیب سمجہ
صاف شفاف و مصفے دل بے کینہ رہے ؛ کم نہ ذرہ نہو وہی الفت دیرینہ رہے
کے ہر دوست کے اسطرح صفا سینہ رہے ؛ جس طرح سامنے آئینہ کے آئینہ رہے
صاف وہ ہے تو صفا بیہ یون ہی دکہلائیگا ؛ اسمین جو ہے وہی اوسمین بہی نظر آئیگا
جہک کے اونسے سے ملے چاہیئے اعلا کیلئے ؛ کبر زیبا ہے فقط خالق یکتا کے لئے
تن کو دیکہو بہ سزاوار ہے بینا کیلئے ؛ کہ فنا ایک نہ ایک روز ہے دنیا کے لئے
قلب مین نور رہے بدر کے پرتو کی طرح ؛ اوج بہی پائے تو جہک جائے مہ نو کی طرح
کسی جہکنے ہی سے ہوا تو ماہ کامل ؛ مہر کو ہوتی ہے پستی سے بلندی حاصل
سرکشی کرنے سے ہوتا ہے لشر آب خجل ؛ قول معروف ہے گرویدہ کرے دوست کا دل
دوست وہ بات کہ انسان بہلا ہی نکہے ؛ کوئی اچہا نہ کہے گر تو برا بہی نکہے
دین بینا وہ الگ رہتے ہین خود بینونسے ؛ شاد ہوتا ہے کبہی لوگ لگی نہ نخمینونسی
دوست جاتی ہے ملنے مین سخن چینونسی ؛ حفظ آئینہ دل کرا ہمین آئینونسے
ان ہم لیے ہین کبہی یہہ نہ تصور کرنا ؛ تیشہ نخل ترقی ہے تکبر کرنا ؛ ؛ ؛

بگرو اللہ مین تو خانصاحب موصوف کے تحریر یہ مذاقیہ کا شیدا ہو گیا کیا اچھا قصہ
صاحبزادے لکھنوی کا شادی کی لکھا ہے مذہبی معاملات تو کہنہ ہو چکے
ایسے ہی چلے جاینگے کبھی فیصلہ نہ پاوینگے لطف سخن اپنا کیون لگاڑین اوس تحریری
قصہ مذکورہ پر مجھکو بھی ایک افسانہ یاد آیا واقعی تعجب انگیز حالات ایسے واقعہ
ہو جاتے ہین بے شک اوس صاحبزادہ لکھنوی نے ماما سے سنکر اپنا تبدیل
مذہب کیا ہوگا اور مذہب شیعہ پر تبرّا زبان پر لایا ہوگا قرین قیاس ہے
جب مجمعہ کثیر مین بعد عقد ماما نے یہہ گفتگو کی کہ عروس کو ڈہائی مہینہ کا حمل متعہ سے
ہے تو یہہ شرمندگی اور خفت پاس العوام ضرور باعث تبدیل مذہب ہوئی ہوگی
جیسا کہ یہہ واقعہ مثل اوس قصہ کے ہے حکایت ایکدن کا ذکر ہے میرے حسب
باصفا میر غلام مرتضےٰ صاحب مرحوم ومغفور حسب اتفاق بعد عرصہ دراز کے مجھسے تلاقی
ہوئے بعد اذکار وسوانح روزگار اور واقعات پیش افتادہ سفر کے فرمایا کہ اسمرتبہ
مجھکو اتفاق جانے ریاست ٹونک کا ہوا اور ایک ماہ تک وہین مقیم رہا ایک روز جب
اتفاق میرا گذرا ایک محلہ مین محلات ٹونک کے ہوا وہ ریاست مسلمانون کی بہت
آبادی دیکھا کہ اژدہام ہو رہا ہے کچہہ لوگ اون مین سے ایک شخص کو مارتے ہین
متعجب ہو کر دیکھنے لگا وہ شخص کہ پٹ رہا تہا گونگا تہا نہایت چیختا تہا چونکہ مین
مسافر تہا کسی سے مستفسر حال نہوا ساکت رہا اور دیکھا کیا ایک صاحب نکل ہوئی
بڑا عمامہ سر پر قبائے سفید برمین اوسپر عمدہ پوشاک سے مزین پندرہ بیس آدمیونکے
حلقہ مین نہایت سبکروئی سے تشریف لائے اونکے آنے سے سب خاموش
ہوئے اور کرسی آراستہ پر بیٹھا یا اور جسقدر مجمع تہا بالاتفاق کسینے ہاتہہ بیسہ
بوسہ دیا کسینے مصافحہ کیا کسی نے پائے مبارک مس کئے اوسوقت مین نے ایک نوجوان

قریب تہا پوچہا کہ یہہ کون صاحب معزز ہین اوسنے کہا کہ حاکم دار العقبا ہین جو
تمام ساکنان شہر معتقد ہے اور مرید انکی ہین پہر مینے حال معاملہ دریافت کیا تو
کہا ایک شخص موجودہ کیفیت اشارہ کرکے کہ وہ شخص جو کہڑا ہے اوسکی
عورت سے رات کو اس مرد گونگے نے زنا کیا ہے اور اوسی حالت مین اوسکے
شوہر نے اسکو گرفتار کیا ہے اور لوگون نے بہی دیکہا ہے اب حاکم موصوف
حکم شرع کا دینگے وہ قصاص ہوگا مین کہڑا رہا غرضکہ مولوی صاحب موصوف نے
اوس گونگے سے جو مثل اور گونگونکے بہرہ تہا پوچہا اوسنے باشارہ ہو
اقرار زنا کا کیا پہر گواہان نے شہادت ادا کی عورت سے دریافت کیا
وہ بہی اقراری ہوئی اوسوقت اوسکے شوہر نے مولویصاحب کے روبرو نہایت
واویلا کی اور داد خواہ قصاص ہوکر کہنے لگا کہ میری آبرو برباد ہوئی اب ہمچشمون مین
منہ دکہاؤنگا پیر جی صاحب نے فرمایا کہ تمہاری آبرو نہین بگڑی اگر یہہ شخص
گونگا نہوتا تو البتہ زنا بہی قرار پاتا اور آبرو مین بہی نقصان آتا اور ہم حد شرع
کی جاری کرتے مگر اب مجبور ہین کہ شخص گونگے پر حد شرع نہین جب اوس
مستغیث نے یہہ فتوے سنا از حد غل کیا مولوی صاحب خود رفتہ ہوکر آگ
بگولا ہوگئے اور حکم دیا کہ اس مردود کو تعزیانہ لگاؤ حکم شرع سے انحراف کرتا ہے
غرض اوس بیچارہ پر مار پڑی مار کہا کر اپنی عورت کا ہاتہ تہام کر اندر گہر کے
گیا پیر جی نے گونگے کو رخصت کر دیا مین یہہ حال دیکہکر کمال متعجب ہوا انگشت
بدندان ہوکر اپنے فرودگاہ پر آیا دوسرے دن اپنے مقام پر ساکن تہا کہ وہی
شخص جسکی عورت سے زنا ہوا تہا میرے پاس آیا اور وہی گفتگو معاملہ کی دیکہی

گرفتار ہا تفرکارہ مجھسے مستدعی ہوا کہ مجھکو شیعہ کیجئے مین نے اس مذہب قدیم کو
چھوڑا چنانچہ مینے کلمہ پڑھایا اور وہ مومن ہوا پھر وہانسے ترک سکونت کرکے میرے
ساتھہ چلا آیا اب مظفر نگر مین ہے اکثر ایسے واقعات پیش آجاتے ہین اور
عجائب و غرائب حال سفر مین مشاہدہ ہوتے ہین غرض کہ جب تک سب مذاہب
نظر سے نگذرین افراط و تفریط بیجا ہے - اوسی کتاب مین مولف اسرار الصمد
نے فرقہ ناجیہ اپنے کو اور بہتر فرقی ناری شیعون کی تحریر کئے ہین اور تفضیلیہ
اوسی کتاب ظلمت مآب مین ویج ہے لیاقت علمی و استعداد و فضلیت کا
اندازہ بخوبی معلوم ہوا کہ بہت بڑے علامہ ہین مگر اسکے ساتھہ دلیری کے
بھی قایل ہین جھوٹ ہو کہ سچ بمقابل کے رو برو ضرور رکھہ کہے جاوے + سخن جمعی مجمع
عجب بجیز انست اور مخالف کے مقابلہ پر تو مولف صاحب کی یہہ صفت دیکھی کہ
حکم خدا رسول کا ہے لحاظ نہین چاہئے مخالفت قرآن ہو یا حدیث کچھہ ہو جان
جاوے ایمان جاوے مگر سیدان سنجاوے کیا خانصاحب کا بھی عقیدہ ہوگا کہ جسے
نسبت حضرت علی علیہ السلام یا جناب آخر الزمان صلواۃ اللہ علیہ تحریر فرمایا نہین
وہ تو بو جیر مقابلہ شیخ احمد صاحب جوش و خرد مغز و بخیال اسکے کہ رد بردر
مقابل کے بند نہو جاوے لکھا ہوگا اب ملاحظہ کیجئے کہ شیخصاحب نے بھی تو از حد فضائل
اماماں عالیمقام خاندان نبوی کے حدیث و روایات مرویہ اہل سنت سے ثابت
کردے اور یہہ طرفتانی کے مقابلہ پر مجبور ہوئی تو کیا کرتے آخر اسطرح مسیدان تو ہاتھ
مین رکھا اب توبہ کرلینگے معویہ اور یزید نے بھی توبہ کرلی تھی وہ لوگ تو باہم
مقاتلہ و مجادلہ ہوئے تھے انھون نے تو زبانی ہی جدال کی ہے -

رخنی کہ تلخ است ویرا سرست + گرش در فشانی بباغ بہشت + ورا از حوض خلدش بہ ہنگام آب
بمی انگبین ریز بو شہد ناب + سرانجام گوہر نگار آورد + ہمان میوۂ تلخ بار آورد + بد گوہر ان ابلہ ناقص عجب
میری امت میرے بعد بہتر فرقہ ہو جاوینگے مگر خانصاحب نے اوسپر
اضافہ فرمایا ہے یعنے تہتر فرقہ فرمودہ جناب رسول مقبول اور پندرہ فرقہ خانصاحب
کے مجوزہ جملہ اٹھاسی بہتر تو ایک رقم شیعہ خانصاحب نے بنام بنا و حیلہ ابن
سبا تحریر کئے اب رہی فرقات ناصبیہ (۱) خارجیہ (۲) وہابیہ (۳) نیچریہ (۴) اباحیہ (۵)
معتبیہ (۶) اخنثیہ (۷) محکمیہ (۸) گندنینہ (۹) جبریہ (۱۰) قدریہ (۱۱) اشعریہ (۱۲) وحدیتہ (۱۳) معتزلیہ (۱۴)
مرزائیہ (۱۵) اٹھاسی فرقہ خان موصوف نے قرار دئے اور معاذاللہ حدیث نبوی
کے اصلاح فرمائی شاید نعوذ باللہ منہا جناب رسول دو جہان کو یہہ تعداد
خدائے تعالے نے نہین بتائے تھے خانصاحب کس خواب خرگوش مین ہو آنکہ
کھولو تو یہہ جھوٹ سچ ہے ناحق ناحق سے بارہا رہی ہے + تیری فہم مین
نہین کچھہ خلل + بلاشبہ ذبیہوش کے چال چل - اگر چاند آوے نہ تجھکو نظر
تو تسلیم کر قول اہل بصر + لاکھہ بناؤ حق پوشیدہ نہو گا بے شک جہلا کے
دہوکا دینے کو ایسی باتین کارگر ہوسکتی ہین مگر اہل علم کے مقابلہ پر ایسے مباحثات
خود اپنے ہی قلعے بگاڑتے ہین اگر خانصاحب ہمارا کہنا مانین تو اب تصنیف کا
نام نہ لین کیونکہ اسکو علمی لیاقت درکار ہے اونکی معلومات علمی کا حال اور
استعداد کی وقعت تو اس تصنیف نے بلکہ عقاید تک ظاہر کردئے دانا یا رموز
معنوی کے روبرو دنکو مشعل جلانا ابلہ فریبی ہی صورت اور بے تمیز لیاقت اور چیز ہے
جب تک استعداد کی لیاقت نہو اور مولویون کی صورت بنائی جاوے عالم نہین ہو سکتا

بقول جناب میر انیس صاحب مرحوم - قلعی سے کچھہ آئینہ قمر ہو نہین جاتا
مس پہ جو ملمع تو زر ہو نہین جاتا ؛ خانصاحب سے کوئی اتفاقًا پوچھے کہ
اونہون نے کیا فضیلت جناب امیر علیہ السلام کو مٹایا ہے اور محبان
اہل بیت کی کیسی کیسی توہین کی ہے گر من آلودہ دامنم چہ عجب ؛ ہمہ عالم گواہ
عصمت اوست - خاندان رسول سے تو یہہ اعتقاد جنکے واسطے حکم تمسک
ثقلین ہے اور یزید فاسق فاجر پر لعنت گوارا نہین کرتے اور معاویہ نے
جو حضرت امام حسن علیہ السلام سے خلعہ خلافت کیا اور زہر دلوایا اور جناب امیر سے
بہتر لڑائی لڑا اوسکو کہتے ہین کہ یہہ خطائے اجتہادی تھی اور امامان ہدا کی نسبت
اطلاق کذب وکفر اور سر انحوار رالی بدکرداران ظالمان کی افعال ع جریم قبیحہ کی صفائی
اسیکا نام ایمان و اطاعت خدا و رسول ہے یہی عقیدہ کیا راہ جنت کے دیکھنے
ہے + سخن ناشنودہ می گوئی + قصہ نانوشتہ میخوانی اور پہر باوجود اس اس ظلم وستم
کے یہی قایل ہین کہ یزید بخشا جائیگا بیک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ + بیک فسوس
کہ ہردم ہزار بار فسوس + اور یہی صورت ایمانداری و محبت خاندان رسول کی ہے
کہ یوم مصیبت اور بربادی اونکی خوشی کیجاوے اور وہ دن ایسا مبارک
گردانا جائے کہ عقد کیئے جاوین اور ملبوس فاخرہ پہنے جاوین جسدن رسول خدا
غمگین ہوئے اور ملائکہ مین کہرام پڑا اور آسمان سے خون برسا اور زمین پر نوحہ
جنات وملائکہ ہوئے آپ ہی کی کتاب سے مروی ہین اسی کردار پر رسول مقبول
سے امید خوشنودی و شفاعت رکہتے ہو اور جو ہم لوگ شریک غم ہوتے ہین اور
ماتم جگر گوشہ رسول الثقلین کرتے ہین تو ہمپر انواع واقسام کے عیب لگاتے ہین

اور بیزاری دشمنان اہلبیت کے سبب ہمارا نام رافضی اور فرقہ ضالہ اور
چیلہ ابن سبا رکہا ہے اور ہمارا قتل واجب سمجہا ہے۔ چشم بکشائی بر عیبت دیگران
چون رسی در عیب خود کوری ازان + واحد العین کہ بر ہم میزند افاق را
وای گر چشم دگر ے بود قرم ساق را۔ تبرا لب بنوامیہ ہان روز عاشورہ
انکے واسطے مبارک ہوا کہ اونہون نے خاتمہ پنجتن پاک کیا اور محفل مسرت
ملک محروسہ قرۃ العین مین برپا کی کہ جسکی تقلید چلی جاتی ہے۔ بجائے تقلین کے
اب تک جاری ہے اور مقولہ لباسی یہہ ہے کہ اوسی دن جناب امام حسین علیہ السلام
کو درجہ شہادت حاصل ہوا خوشی کرنا چاہیے یہہ مسترت یزید سے خوب ادا ہوگی
ہے یا شاد ہونا پیروان اوسکے کا حق بجانب ہے یہہ عقیدہ آپکا آپکو مبارک رہے
اور وہ پاک سے استنارک رہے ہمتو مظلوم ہین جو اوس کا معاوضہ زبان سے
دیتے ہین پہر ہماری بکا پر کیون معترض ہوتے ہو جسکو صدمہ پہونچے گا وہ ضرور
مجبور روئیگا لیکن سخت تعجب ہے کہ اس فرقہ ناجیہ پر آپکی کیا عنایت ہے آسمان و
زمین و جنات و ملایکہ کو کیون ہدایت و ممانعت گریہ سے نکی اور کیون تمہارے
اکابرین اس گریہ کے مقر ہوئے اور جناب امام زین العابدین علیہ السلام
چالیس برس تک اپنی پدر کو روئے کہ آپکے رخسار مبارک مین گڈہے پڑ گئے تہے اگر رونا
ممنوع ہوتا تو جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا اپنے والد بزرگوار جناب رسول خدا کے
غم مین کیون گریہ فرماتین کہ اہل مدینہ تنگ آ گئے تہے ذرا کتب کی سیر کرو آنکہہ سے
انصاف دیکہو حضرت یعقوبؑ کا حال معلوم ہے کہ فراق یوسف مین باوجود
نبوت کسقدر روئے کہ بصارت جاتی رہی نہی وہی رو ئیگا جسکا قلب باصفا

اور اہل دل سے ہوگا سنگدل تو اب بھی نہین روتے اس مصائب مین بجائے
گریہ یزید نے بے شک خوشی کی ہے جس کا دل اوسکا سا ہووے وہ نہین
رو سکتا یا شمر کا سا کلیجہ ہو درجات حاصل ہونا اور بات ہے مصائب کی سنکے
پر رونا اور شے ہے کہ یہہ امر متعلق نہ محبت ہے احباب و اعزا ہی چشم تر ہونے
مین دشمن کو اس سے کیا غرض سوچو ہوش مین آؤ رسول مقبول کو کیا منہ
دکھاؤگے اسے تمسک کے بھروسہ پہ جناب رسول مقبول سے شفاعت کے
امید رکھتے ہین ہان البتہ معاویہ یزید شمر ابی سفیان خولی کاہل نوفل ابن
زیاد عمر سعد ہانی حارث وغیرہ سے اگر مستدعی کسی امر کے ہو تو قرین انصاف
ہے رسول کی شفاعت سے تو ہاتھہ دھو بیٹھو وہ تو تمہاری طرف سنہ بھی نکرینگے
یا قصہ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم ٭ از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس ٭ اور کیسا
دین محمدی غارت کیا گیا اور یہان تک فاسقون اور زناکارون کے طرفداری
اور اطاعت گوارا کی گئی کہ فاسق اور فاجر امام بنائے گئے جو کہ یزید وغیرہ فاسق
اور زانی شراب خوار تھی پر جماعت اونکی فاسقونکو امام و پیشوا مقرر کیا ایک تو مسئلہ
خاندان نبوت سے کوئی ہمکو اپنی کتابون مین بتا دے اس خاندان کا تو لگاؤ ہی
نہین ہے کیسے جہل مرکب مین پھنسے ہوئے ہین نہین دیکھتے کہ ایسے پیشوا ہین کہ باہم
حرام و حلال مین مخالفت ہے اگر مطیع احکام رسول ہوتے تو یہہ اختلاف دین مین
کیون پیدا ہوتا مگر وہ ری جنبہ داری اسپر بھی تقلید کی تاکید اونکی کئے جاتے ہین
ارے صاحب جناب رسول خدا نے کس سے فرمایا اور کون سی حدیث ہے اور
کس جگہ قرآن پاک مین آیا ہے کہ مینڈک دبھیو اور سانپ و بچھو اور لومڑی

رگوش چوہا بدگو بلی کتا چھچوندر کو احلال ہے یہہ حلت و حرمت کہان سے نکالیگئی
تمسک بہ خاندان رسالت رکہتے تو ایسی تاریکی مین نہ پڑتے اند کی با تو بگفتم
بدل ترسیدم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است دیکہو اللہ تعالے
ن تاریکی و گمراہی سے نکالتا ہے شیخ احمد صاحب دیوبندی یہہ بہی آبا ے
ان خاندان رسالت تہی اور انہین مسلمات پر عمل رکہتے تہے مگر جب اللہ تعالے
منظور ہوا کہ تاریکی سے باہر کرے اور راہ نجات سے باہر کرے کیسا دیندار
سن پاک کر دیا کہ تم اون کی جان کے دشمن ہو گئے اب سوچو یہہ مخالفت
کی ساتہہ ہے اور شیخ صاحب نے کیا برا کیا کہ جو خاندان رسول کی دوستی انتہا
ن - اوسے فضل کرتے نہین لگتی بار + نہ ہوا وسے مایوس امید دار ؛
پسر نوح با بدان بہ نشست ؛ خاندان نبوتش گم شد - اب مین کہان تک
ہون اگر تمکو خدا نے عقل دی ہے تو سمجہو کس خاندان کی مخالفت کر رہے ہو
اور ظاہر مین جہوٹا دم محبت کا بہر رہے ہو ایسے برگزیدگان کے دشمن کہ جنکی خدا و
رسول معترف ہے میرا کیا منہ جو اونکے اوصاف بیان کر سکون اگر شمہ اونکی غلامان
غلام کی توصیف کا بیان کیا جاوے تو ایک دفتر جدا لگانا درکار ہو مگر اسپر خاتمہ کرتا ہون

در بند آن نباش کہ مضمون نماندہ است ؛ صد سال میتوان سخن از زلف یار گفت

تمت

کتبہ سید عبد الرزاق اکبر آبادی

تقریظ از جناب والا چودهری شیخ محمد حسین صاحب متخلص نامی متوطن قصبه سندیله معتمد و وکیل ریاست دهولپور

که در علوم دینیه و ادبیه و ریاضی و طب و شاعری وحید العصر اند

الحمد الله الذی نور قلوب المومنین بنور الایمان   وسود وجوه المخالفین
الضالین بلهب النیران   والصلوٰة علی محمد رسول المتعال وآله الذی بالمجد
و الکمال افضال — اما بعد محتجب مباد که سید صحیح النسب خجسته حسب فرخنده شیم
مستجمع محامد اتم منشی سید علی رضا صاحب متخلص به رضا مخلص بتردید هفوات
ماحی الحسنات منکر المعجزات مبغض اهلبیت و السادات جزاء الله بما یستحقه و علیه ما علیه
بجودت طبع وقاد بایراد داستاد و مضامین طبع زاد بترتیب داده ابواب نشاط و
انبساط بر خاطر مومنین و پیروان عترت حضرت سید المرسلین علیه الف التحیة و الصلوٰة بر کشاد
چه خوش بر جسته از کلک نگارے ٭ نگارے دلفریب روزگارے ٭ چه تالیفست این
سرمایه سور ٭ بوصف نور حق نورٌ علیٰ نور ٭ زهے فکر رسا با وجه احسن ٭ سر دشمن برید از تیغ
دشمن ٭ اگر ایراد فرموده مثالے ٭ نموده شاهد زیبا جمالے ٭ بهر جا بست کلک او طرازی
کشاده دلبرے زلف درازی ٭ به طولے به ایلاف گریزش ٭ نه انت بلکه بحر موج خیزش
بود تائید غیبی جودت فکر ٭ کنم تا چند از اوصاف او ذکر ٭ کنون بهر وعالب بر کشایم
ازین جاده باین وادی در آیم ٭ الهی تا سخن را آب و تاب است ٭ بگویای زبان تا کامیاب است
بنه این نسخه را مصئون ز آسیب ٭ بگیتی از قبولیت بده زیب ٭ مولف را بطلعت شاد مان دار
ز شر دشمنانش در امان دار ٭ بده توفیق در حق بگو شد ٭ جو دریا سهر دین خود بجوشد

اجابت کن زنامی این دعا را   تمام شد
بتاریخ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۱۴
مگر رد این سوال بینوا را

نام مرثیہ	قیمت	نام مرثیہ	قیمت	نام مرثیہ	قیمت
شہ کو صغرا نے جو غم نامہ ہجران لکھا	ار	آہو ئے کعبہ قربانی وارد ہی حسین	ار	آج شبیہ پہ کیا عالم تنہائی ہے	ار
ای عزیزو دہم ماہ محرم ہے آج	ار	جسدم حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر ہوا	ار	بدلے جب علی اکبر سا نوجوان چھوٹا	ار
اے مومنون وہ سبط رسول خدا حسین	ار	جسدم یزید شام مین مسند نشین ہوا	ار	شور ہے شام کے لشکر مین کہ عباس	ار
افسوس نہ کچھ عمر نے اکبر سے وفا کی	ار	آج صغرا یون مدینہ مین ہے روتی ہر سحر	ار	جب کاٹ چکا شمر گلا ابن علی کا	ار
گلے سے لاشہ اصغر کو شہ لگا ہوئے	ار	ثابت غم شبیر ہے قرآن خدا سے	ار	فرزند پیمبر سے جدا ہوتے ہین اکبر	ار
جب ہندہ کو ورود حرم کی خبر ہوئی	ار	حضرت کو ہوا ماہ محرم جو سفر مین	ار	وطن مین جب خبر آمد امام ہوئی	ار
ناگاہ بہادر کو نظر آنے لگی نہر	ار	ذکر شہادتین	۵ر	عناصر الشہادتین	۱۴ر
نوحہ اول، نوحہ دوم	۰۲ر	نوحہ سوم	۱۰ر	اعجاز کربلا	۱۴ر
رمز الشہادتین	۲ر	غطہر العجائب	۱۴ر	مرثیہ میر انیس جلد اول	۱۴ر
دویم جلد	۱۲ر	سوم جلد	۰۷ر	چہارم	۱۱
مرثیہ میر مونس جلد اول	۱۰ر	جلد دویم	۱۰ر	جلد سوم	۱۰ر
مرثیہ میر دلگیر جلد اول	۸ر	جلد دوم	۱۴ار	جلد سوم	۸ر
چہارم	۸ر	پنجم	۱۱ار	میر بکہ غم	۸ر
دفتر ماتم	۹ر	فغان جلبجس	ار	چراغ حق	۱۴ر
تواریخ مصر	۲ر	تواریخ جے پور	۱۴ر	تواریخ خواجہ معین الدین چشتی	۶ر
تواریخ محبوب سبحانی	۶ر	تواریخ ابو حنیفہ	۸ر	تواریخ محبوب خدا	۸ر
شفاعت امت	۵ر	گلدستہ عطار حصہ اول	ار	گلدستہ عطار حصہ دوم	۵ر
اسرار نقی	۳ر	کرامات غوثیہ	ار	گلدستہ مغفرت	ار
جذبہ عشق	ار	مولود عطار	ار	بحر ولادت	۵ر
مسدس بلال	ار	النجم الضیا	۲	پارہ عروض۔	۵ر